

## 148441- اپنے دوستوں کو برے القابات سے بلاتا ہے اور دوست بھی اس پر غصہ نہیں ہوتے

### سوال

عام طور پر میں اپنے لنگوٹے دوستوں کو ایسے ناموں اور القابات سے پکارتا ہوں کہ اگر کوئی باہر کا آدمی سنے تو وہ یہ سمجھے گا کہ ہم دوست نہیں دشمن ہیں، ان القابات میں "اولے گدھے" اور "اولے پاگل" جیسے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں، میرے تمام دوست اسے معمول کی چیز سمجھتے ہیں ہم میں سے کوئی بھی ان پر ناراض نہیں ہوتا، چنانچہ وہ بھی مجھے یہی کچھ کہتے ہیں تو میں بھی ناراض نہیں ہوتا، اور جس وقت ہم یہ الفاظ استعمال کر رہے ہوتے ہیں تو ہم واقعی کسی کو گدھا یا پاگل نہیں سمجھ رہے ہوتے، بس یہ الفاظ اب ہماری زبان پر چڑھ چکے ہیں، تو کیا ہمارے اس کام میں کوئی شرعی مخالفت ہے؟ آپ اس بارے میں ہمیں رہنمائی دیں۔

### پسندیدہ جواب

مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان سے اچھی باتیں کیا کرے، بری اور گندی باتوں سے اپنے آپ کو بچائے، سنن ترمذی: (1977) میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مومن شخص بہت زیادہ طعنے دینے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا نہیں ہوتا۔) اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث میں مذکور "مومن نہیں" کا مطلب ہے کہ کامل مومن نہیں ہے۔  
بہت زیادہ طعنے دینے والا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو ان کی عزت، آبرو اور اخلاقیات کے متعلق طعنے دیتا ہے۔

گالیاں دینے والا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے۔

عربی لفظ: "النبزیء": اس کا ایک مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ: جس شخص میں کوئی حیانت نہ ہو۔ اور دوسرا موقت یہ ہے کہ: جو شخص لوگوں کو اپنی زبان سے اذیت دے، تو ایسی صورت میں یہ حدیث کے عربی لفظ: "انفاحش" کے ہم معنی ہے۔ "دیکھیں: تحفۃ الاحوذی

اگر کوئی شخص ان برے القابات سے غصہ نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ برے نہیں ہیں، مومن کو ہر قسم کے برے الفاظ اور بے حیائی سے دور رہنا چاہیے۔

واللہ اعلم